

كيراالا رڙڊر
اردو

آٺھوئس جماعت

Kerala Reader
URDU
Standard VIII

Vol-I



Government of Kerala
DEPARTMENT OF EDUCATION

2009

قومی ترانہ

جنا گنا منا ادھی نایک جے ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنچاب سندھ گجرات مراٹھا
دراوڑ اتکل وزگا
وندھیہ ہماچل یما گنگا
اچھل جلدھی ترنگا
توا شبھ نامے جاگے
توا شبھ آ شش مانگے
گا ہے توا جیا گاتھا
جنا گنا منگلا دایک جے ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جے ہے جے ہے جے ہے
جے ہے جے ہے جے ہے

Prepared by :

State Council of Educational

Research and Training (SCERT)

Poojappura, Thiruvananthapuram - 12, Kerala.

Website www.scertkerala.gov.in

e-mail scertkerala@asianetindia.com

© Government of Kerala • Department of Education • 2009

پیارے بچو !

لیجیے آٹھویں جماعت کی 'کیرالاریڈراردو'
آپ کے لیے تیار ہے۔
اس میں پیاری پیاری نظمیں ہیں۔
اچھی اچھی کہانیاں ہیں
اور دلچسپ لطیفے بھی۔
آئیے شوق سے پڑھیے
اور لطف اٹھائیے۔

پروفیسر ایم۔ اے۔ قادر

ڈائریکٹر

ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی

ترو ونٹنا پورم - کیرالا

Textbook Development

Standard VIII Kerala Reader URDU

Workshop participants

Dr.Abdul Gaffar

Abdul Hameed.P.K.

Abdulla Kutty.K.P

Beeran Kutty.N

Faisal Mavulladathil.

Ibrahim Kutty.P.M

Ismayil.P.K

Latheef.M

Mohamed Kutty.P

Mohamed Sali .M.K

Musthafa.P.M

Nafeesa.C

Ranjith.P.K

Shaik Apseer Basha

Shaji Mon.P

Veeran.K.K

Velayudhan.V.P

Artist

P.Devarajan.

Experts

Dr.Sajjad Hussain.

E. Mohamed .

P.K. Aboobacker

Academic Co-ordinator

N. Moideen Kutty



State Council of Educational Research and Training (SCERT)

Vidyabhavan, Poojappura, Thiruvananthapuram - 695 012

فہرست

7-23

یونٹ I امید کی کرن

- ❖ امید کی کرنیں
- ❖ سہانی غزل
- ❖ محبوب کی یاد میں
- ❖ پھر ہونا کیا تھا؟
- ❖ آنکھوں کا تارا دل کا سہارا
- ❖ فرمائیے کیا بات ہے؟
- ❖ شبِ نیم کی مسکراہٹ



24-39

یونٹ II قدرت کا کرشمہ

- ❖ ٹھکانا ہے کہاں؟
- ❖ جنت نما نظارے!
- ❖ میرا کیا قصور ہے؟
- ❖ یہ کہاں کی دوستی ہے؟
- ❖ آواز اٹھائیں گے
- ❖ پھر بھی ہم سے بے پروائی!



40-52

یونٹ III صحت کاراز

- ❖ کیا سب دھوکا ہے؟
- ❖ پیٹ بھر نہ کھائیں
- ❖ میں ڈاکٹر تو نہیں
- ❖ دل دکھانا ہیں



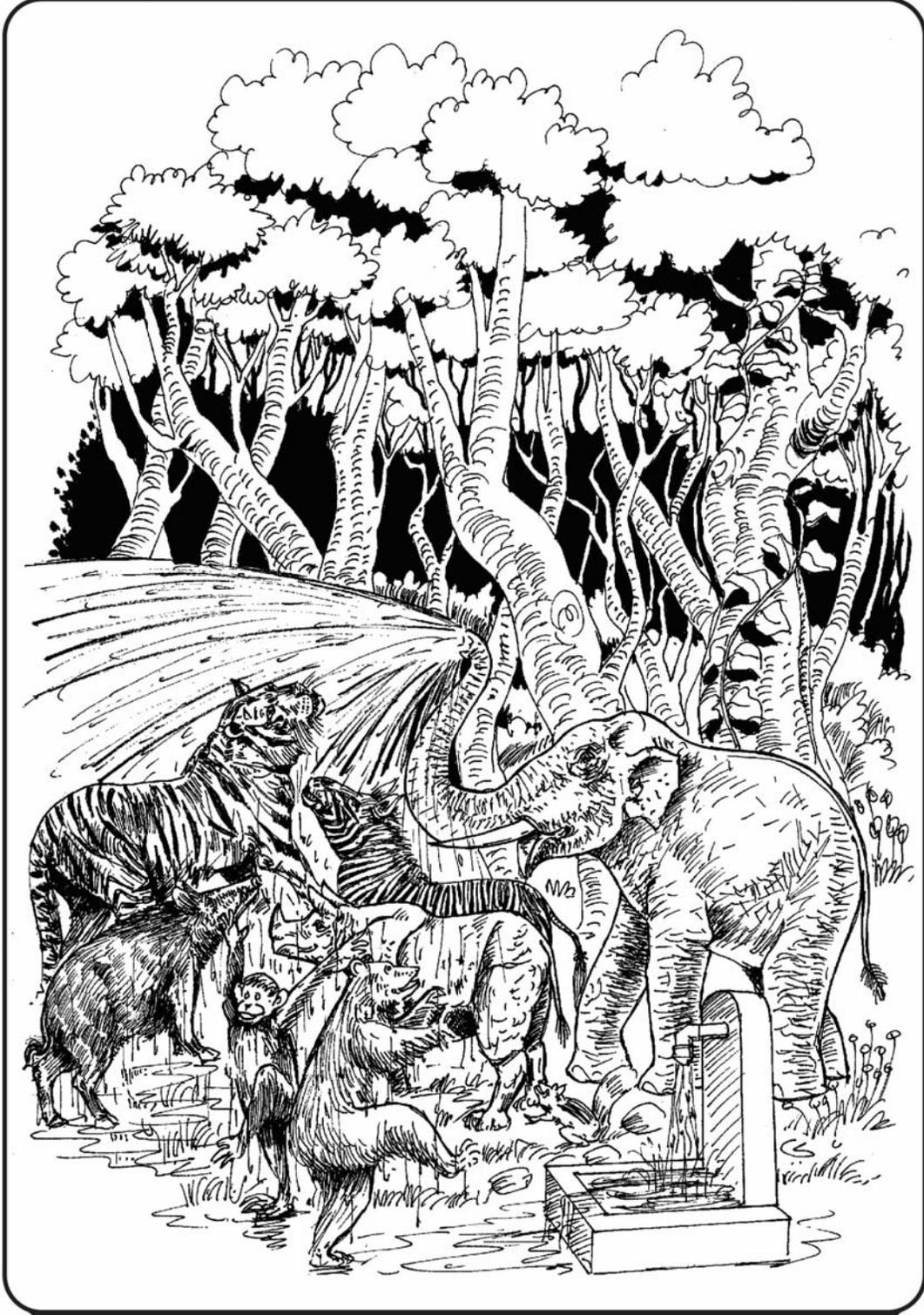
53-64

حصہ 'ب'

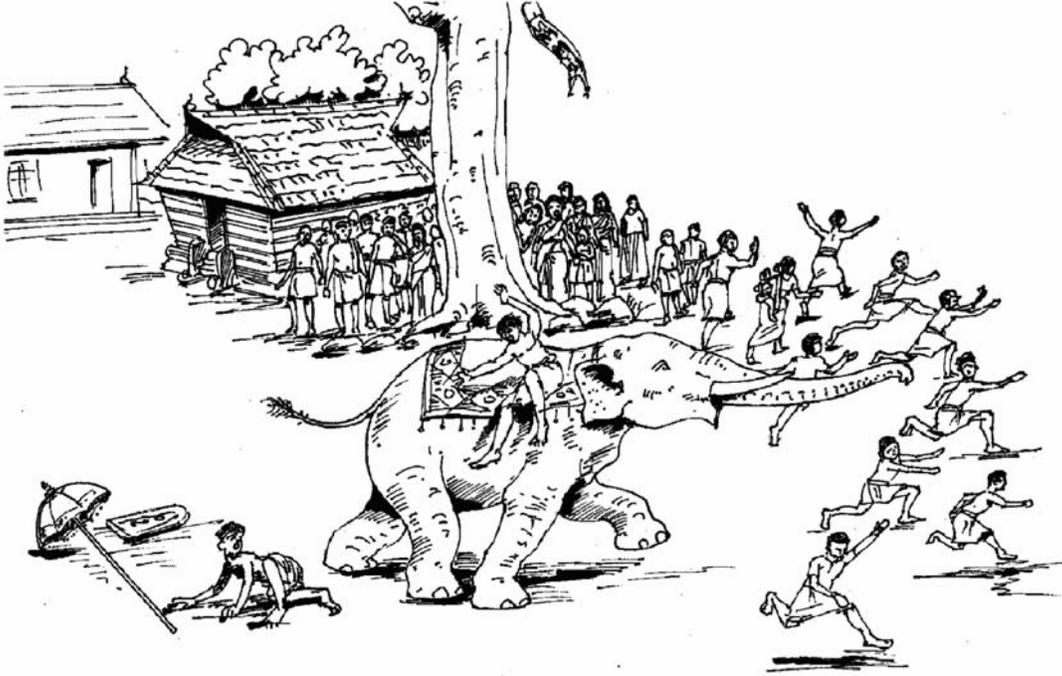
- ❖ فرہنگ
- ❖ بچہ کی دعا
- ❖ پرندے کی فریاد
- ❖ گنگا
- ❖ ایک زندہ زبان ہے اردو
- ❖ ہمارا وطن
- ❖ غزل
- ❖ رباعی
- ❖ شمع جلتی رہے
- ❖ لطیفہ

امید کی کرن

یونٹ ۱



امید کی کرنیں



خاموش! خاموش! جلدی سے کھڑکیاں بند کر دو۔

کوئی بھی ہاتھ باہر نہ رکھے، کوئی باہر نہ جھانکے۔

کیا ہوا ٹیچر؟ گاڑی کیوں رک گئی؟

ایک زوردار چنگھاڑ سنائی دی، سب لوگ کھڑکیوں سے باہر دیکھنے لگے۔

ایک بڑا ہاتھی پیڑپودوں کو کچلتے ہوئے گاڑی کی طرف آ رہا تھا۔

بچے ڈر کے مارے دل تھام کر بیٹھ گئے۔

ہاتھی گھور کر گاڑی کی طرف دیکھتا رہا اور کچھ دیر گاڑی کے سامنے رکا۔

پھر آہستہ آہستہ نل کے پاس جا کر پانی پینے لگا۔
 اپنی پیاس بجھتے ہی اس نے سوئڈ میں پانی بھر کر اپنے بدن پر چھڑکاؤ کرنے
 لگا۔ پھر آہستہ آہستہ جنگل کی طرف چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی سب کی
 جان میں جان آگئی۔
 اے بھگوان! ہم بال بال بچ گئے۔ بچے دل میں کہنے لگے اور چین کی
 سانس لی۔

بچو! آج کل ہاتھی، شیر جیسے جنگلی جانوروں کو بھی کافی مشکلات کا سامنا کرنا
 پڑتا ہے۔ اس پر ایک نوٹ تیار کیجیے۔



سہانی غزل

ہاتھی کے چلے جانے سے سارے بچوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی
سب مل کر ناچنے اور گانے لگے۔



مسافر ہیں ہم تو چلے جا رہے ہیں
بڑا ہی سہانا غزل کا سفر ہے
پتہ پوچھتے ہو تو اتنا پتہ ہے
ہمارا ٹھکانا گلابی نگر ہے
غزل ہی ہمارا انوکھا جہاں ہے
غزل پیار کی وہ حسین داستان ہے

اسے جو بھی سنتا ہے وہ جھومتا ہے
وہ جادو ہے اس میں کچھ ایسا اثر ہے
نہ کوئی تھکن ہے نہ کوئی خلش ہے
محبت کی جانے یہ کیسی کشش ہے
جسے دیکھیے وہ چلا جا رہا ہے
جنانِ غزل کی سہانی ڈگر ہے
ولی میرِ مومن نے اس کو نکھارا
جگر داغِ غالب نے اس کو سنوارا
اسے موسیقی نے گلے سے لگایا
غزل آج دنیا کے پیشِ نظر ہے
یہی ہے ہمارا تعلق غزل سے
ہم اس کے لیے یہ ہمارے لیے ہے
یہ اپنی کہانی زمانے میں حسرت
سبھی کو پتہ ہے سبھی کو خبر ہے

حسرت جے پوری

بچو! ہم سب مل کر یہ نظم گائیں۔



غزل ہی ہمارا انوکھا جہاں ہے
غزل پیار کی وہ حسین داستاں ہے
بچو! بتائیے غزل کے بارے میں آپ کیا کیا جانتے ہیں؟



اسے موسیقی نے گلے سے لگایا
غزل آج دنیا کے پیش نظر ہے
بچو! شاعر کے اس خیال سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ نوٹ لکھیے۔



بچو! اردو میں بہت سی غزلیں ہیں۔ چند غزلیں جمع
کر کے غزل کا خصوصی نمبر تیار کیجیے۔



محبوب کی یاد میں



یہاں ہمیں صرف دو گھنٹوں کا وقت دیا گیا ہے۔
ٹھیک بارہ بجے گیٹ کے پاس جمع ہو جائیں۔
یہ سنتے ہی بچے خوشی کے مارے چڑیا گھر میں گھسنے لگے۔
اری لومڑی بی، تم یہاں کیسے؟
شکور کا سوال سن کر سب ہنسنے لگے۔
اسے چھوڑ دو، ہم توتے کے پاس جائیں گے۔ حسینہ نے کہا۔
توتا بھائی! توتا بھائی! کیا ہوا؟ مایوس کیوں ہو؟
کیا تمہیں وقت پر کھانا نہیں ملتا؟
ٹیں ٹیں ٹیں ٹیں
پھر یہ مایوسی کیوں؟

آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ
وہ باغ کی بہاریں وہ سب کا چہچہانا
آزادیاں کہاں وہ اب اپنے گھونسلے کی
اپنی خوشی سے آنا اپنی خوشی سے جانا

تو تا اپنی کہانی سنانے لگا۔

بچو! میں تو آفریقہ کی جنگلوں میں ہنسی خوشی زندگی گزار رہا تھا۔
ایک دن میں اپنی محبوبہ سے ملنے کے لیے گھونسلے سے باہر نکلا۔ وہ
ایک نالے کے پاس بیٹھی میرا انتظار کر رہی تھی۔ میں اڑ کر اس کے
پاس جا بیٹھا۔

اس نے بڑے پیار سے کہا۔ میری جان! مجھے ایک امرود چاہیے؟
سنتے ہی میں امرود کے لیے نکلا۔

واپس آیا تو دیکھا کہ میری محبوبہ ظالم شکاری کے جال میں پھنس گئی ہے۔
آخر میں نے ہمت کر کے امرود اس کے سامنے رکھ دیا۔ مگر اس ظالم
نے مجھے بھی پھانس لیا۔

خدا کا شکر ہے کچھ دنوں تک ہمیں ایک ساتھ رہنے کا موقع مل گیا۔
مگر اس کے بعد مجھے ہندوستان لایا گیا۔ خدا جانے اب میری جان
کہاں اور کس حال میں ہوگی؟

بچو! چڑیا گھر میں کئی جانور اور پرندوں کو آپ نے دیکھا ہوگا۔ ان کی بھی
اپنی اپنی کہانی ہوگی۔ کسی ایک پرندہ یا جانور کی کہانی تیار کیجیے۔



پھر ہونا کیا تھا؟



چڑیاگھر سے گاڑی ایک کھلے میدان میں پہنچی۔

لیڈر اجمل نے کہا :

دوستو! آج ہمارے اس تفریحی سفر کا آخری دن ہے۔ اس کھلے میدان میں، چمکتے ہوئے تاروں کے نیچے ہم خوشیاں منائیں گے۔ سب سے پہلے شکور ایک لطیفہ پیش کرے گا۔

ایک دن میں شکار کے لیے جنگل گیا۔ موٹر گاڑی میں خود چلا رہا تھا۔ دیکھتا کیا ہوں، دو تین شیر میری گاڑی کی طرف آرہے ہیں۔ میں نے گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔ اب صورت حال یہ تھی کہ میں آگے آگے اور شیر پیچھے پیچھے۔ اچانک ایک شیر چھلانگ لگاتے ہوئے میرے

قریب پہنچ گیا۔

”پھر کیا ہوا؟“ بچوں نے حیرت سے پوچھا۔

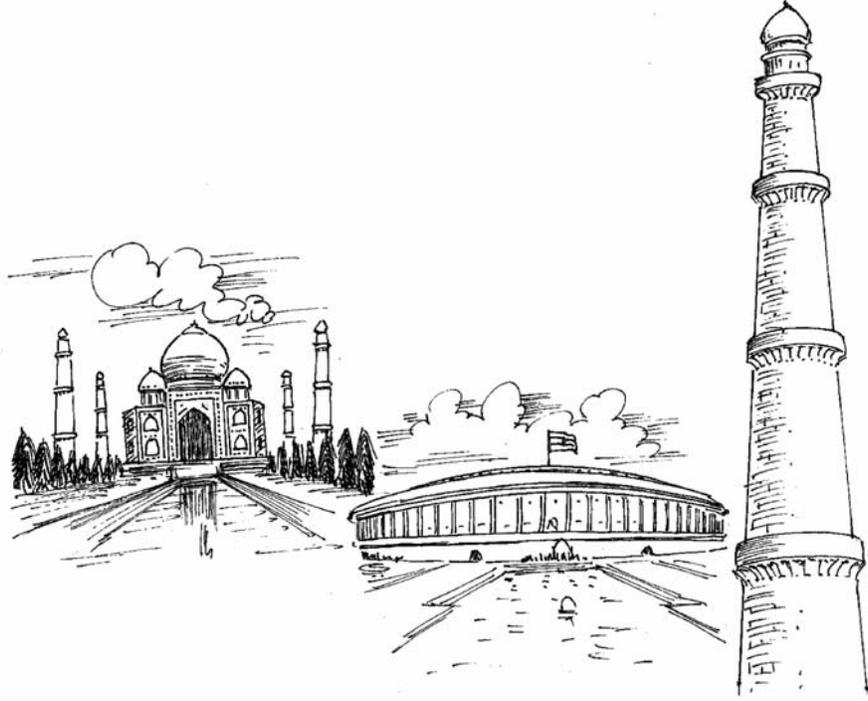
ارے پھر ہونا کیا تھا! میں نے رائٹ سگنل دکھایا اور گاڑی کو لیفٹ میں

موڑ دیا۔

بچو! شکور کا لطیفہ آپ نے سنا ہے نا؟ اس طرح کے کئی لطیفے
سنے ہوں گے۔ آپ کی پسند کا کوئی ایک لطیفہ پیش کیجیے۔



آنکھوں کا تارا دل کا سہارا



دوستو! شکور کا لطیفہ اور رما کی ممکری آپ کو پسند آئی ہوگی۔
اب نادرہ بانو ایک بہترین قومی گیت سنائے گی۔

یہ ہندوستان ہے ہمارا وطن چمن زار جنت ہے سارا وطن
ہے دکھ سکھ میں دل کا سہارا وطن ہے آنکھوں میں آنکھوں کا تارا وطن

ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

یہ برسات کی ہلکی ہلکی پُھوار ہواؤں کا چلنا یہ مستانہ وار
یہ کھیتوں کی سبزی چمن کی بہار یہ پھولوں کا شبنم سے ڈھل کر نکھار

ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

یہ چڑیوں کا گانا چمن درچمن یہ افسر سے شاعر کا دلکش سخن
 یہ سنسان جنگل یہ خاموش بن یہ گنگا کی لہروں کا مستانہ پن
 ہمارا وطن دل سے پیارا وطن
 افسر میرٹھی

بچو! آئیے یہ نظم ہم مل کر گائیں۔



بچو! ہمارے ملک پر لکھی گئی بہت ساری نظمیں آپ نے سنی ہوں گی۔
 چند نظمیں جمع کر کے پیش کریں۔



بچو! اس نظم سے کوئی پسندیدہ شعر چن لیجیے اور اس کا مفہوم اپنے الفاظ
 میں پیش کیجیے۔



فرمائیے کیا بات ہے؟

سونالی خوشی خوشی گھر لوٹ آئی۔
سونادپدی! سونادپدی! میرے لیے کیا لائی ہو؟
گھر پہنچتے ہی سونالی کا چھوٹا بھائی موہن اس کے پیچھے پڑ گیا۔
سونا سونا، تمہارے لیے فون! امی نے پکارا۔
ہیلو! ہیلو!

فرمائیے ابا جان، میں سونا بول رہی ہوں۔
کیسے ہو بیٹی تمہارا سفر کیسا رہا؟
بہت خوب!
ویسے تو بتانے کو بہت کچھ ہیں ابا جان!
انشاللہ میں تفصیل سے لکھوں گی۔

بچو! سونالی اپنے ابا کو ایک خط لکھنے والی ہے۔ خط لکھنے میں
اس کی مدد کیجیے۔



شبہنم کی مسکراہٹ



دوسرے دن بچے خوشی خوشی اسکول کے ہال میں جمع ہوئے۔
بچو! آپ سب کے تعاون سے تعلیمی سفر بہت ہی اچھا رہا۔
اس پر آپ کے خیالات پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب
نے کہا۔

بچو، اب سونالی بانو اپنی ٹورڈاری پیش کرے گی۔
گاڑی 'کوڈائی کنال' کی طرف جارہی تھی۔ بچے گانا گاتے ہوئے خوشی
سے جھوم رہے تھے۔ چند بچے ناچ رہے تھے۔ کچھ اپنے گھر سے لائے
ہوئے مزیدار پکوان آپس میں بانٹ کر کھا رہے تھے۔ میں داہنی
طرف کھڑکی کے پاس بیٹھی تھی۔ گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔

صبح کی ٹھنڈی ہوا میرے چہرے کو چوم رہی تھی۔ سورج کی کرنوں سے
شبّنم کی بوندیں خوشی سے مسکرا رہی تھیں۔ درختوں پر بندر ناچ رہے تھے۔
فضا میں چڑیوں کی چہچہاہٹ گونج رہی تھی۔

واہ! کیا خوبصورت منظر تھا! مجھے پتہ ہی نہیں ہم دنیا میں ہیں یا
جّت میں۔ خوشی کا سماں زیادہ دیر تک نہ رہا۔ ایک ہاتھی کی چنگھاڑ سنائی
دی۔ دیکھا تو ہماری گاڑی کے سامنے...

بچّو! ذرا بتائیے۔ سونالی نے اپنی ڈائری میں اور کیا کیا لکھا ہوگا؟



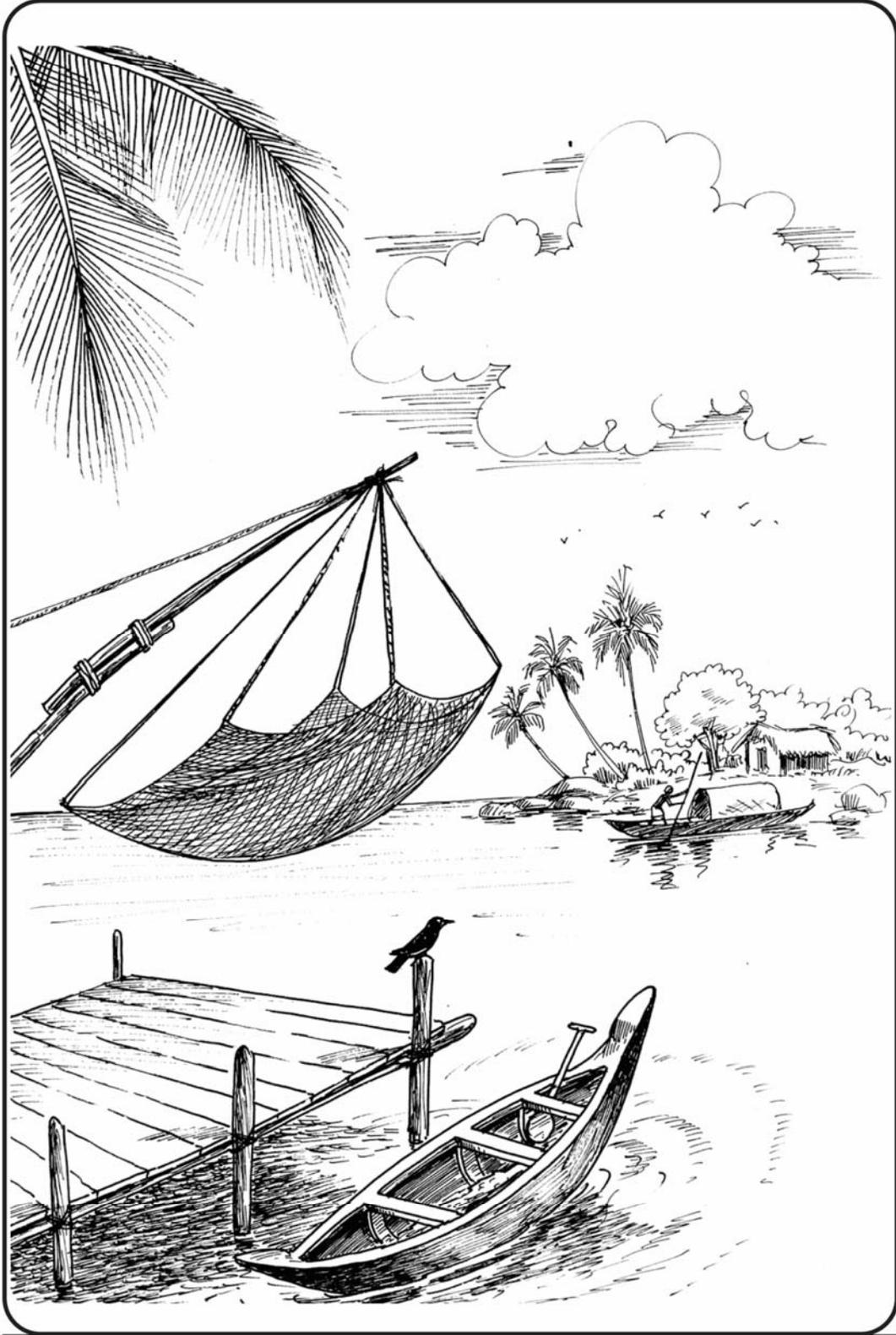
بچّو! اسی طرح آپ نے بھی کئی مقامات کا سفر کیا ہوگا۔ کسی ایک سفر
کے حالات لکھیے۔



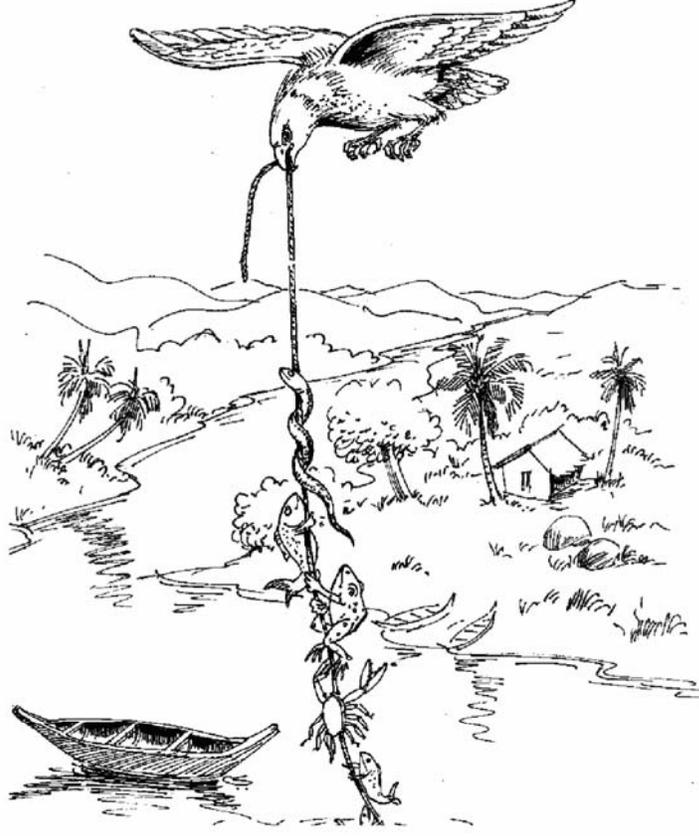
میں کیسا ہوں

اپنا جائزہ آپ لیجیے اور مناسب گریڈ دیکھیے

کچھ کچھ	C	B	A	اچھی طرح
.....		تھوڑا بہت	میں نظم سن کر لطف اندوز ہو سکتا ہوں میں صحیح تلفظ اور ترنم کے ساتھ نظم پیش کر سکتا ہوں میں نظم کا مطلب سمجھ سکتا ہوں میں مماثل نظمیں جمع کر سکتا ہوں	نظم
.....			میں چھوٹی گفتگو سن کر سمجھ سکتا ہوں میں روزمرہ زندگی سے متعلقہ گفتگو کر سکتا ہوں میں گفتگو رول پلے کے ذریعہ پیش کر سکتا ہوں میں گفتگو تیار کر سکتا ہوں	گفتگو
.....			میں کہانی سن کر سمجھ سکتا ہوں میں کہانی پڑھ کر مطلب سمجھ سکتا ہوں میں کہانی مطلب فہمی اور صحیح لب و لہجہ کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں میں کہانی اداکاری کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں۔ میں چھوٹی کہانی تیار کر سکتا ہوں۔	کہانی
.....			میں بیانیہ پڑھ کر مفہوم سمجھ سکتا ہوں۔ میں چھوٹا بیانیہ مناسب زبان میں تیار کر سکتا ہوں میں چھوٹی چھوٹی تقریریں سن کر سمجھ سکتا ہوں میں نعرے سن کر سمجھ سکتا ہوں میں مناسب زبان میں نعرے تیار کر سکتا ہوں میں چھوٹے چھوٹے خطوط پڑھ کر مفہوم سمجھ سکتا ہوں	بیانیہ تقریر نعرہ خط



ٹھکانا ہے کہاں؟



سمندر کی اٹھتی ہوئی لہریں ساحل سے ٹکرا رہی تھیں۔ وہ غصہ سے

پاگل ہو رہا تھا۔ ندی کو دیکھتے ہی وہ گرج کر بول اٹھا۔

اری کم بخت! دور ہو جا میری نظروں سے۔

سمندر کی بات سن کر ندی گھبرا گئی۔ وہ سوچنے لگی ...

”یہ کیا بات ہے؟ میں اؤکو چھوڑ کر کہاں جاؤں؟ صدیوں کا یہ رشتہ

کیسے توڑ سکتی ہوں؟“

ابا جان! مانتی ہوں کہ میں بہت کمزور ہو گئی ہوں اور خود شرمندہ ہوں۔

ایسی حالت میں آپ بھی مجھے چھوڑ دیں گے تو میں کہاں جاؤں؟
یہ کہتی ہوئی ندی رونے لگی۔

میں تمھاری کچھ نہیں سنوں گا۔ تم ساری گندی چیزیں کیوں بہا کر لاتی
ہو؟ تمھاری وجہ سے میں بھی مر رہا ہوں۔

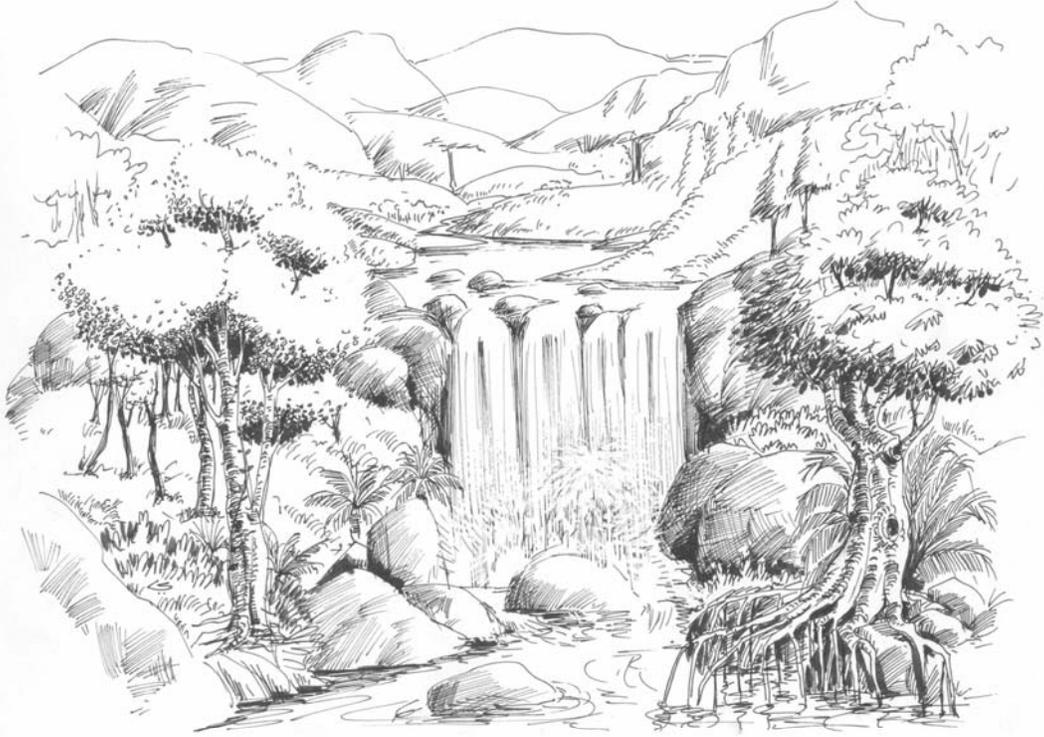
بچو! ندی کہتی ہے کہ میں بہت کمزور ہو گئی ہوں اور خود شرمندہ ہوں۔
کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ندی کی اس حالت کی کیا وجہ ہے؟ اس پر ایک
نوٹ تیار کیجیے۔



ٹھیک ہے۔ ابا کا کہنا بالکل صحیح ہے۔

میرے بچپن کا زمانہ کتنا حسین تھا! لوگ بڑے لاڈ پیار سے میری
دیکھ بھال کرتے تھے۔ میری خوبصورتی پر مجھے ناز تھا۔
میری پیدائش 'ولیری پہاڑ' میں ہوئی۔ وہاں کی ٹھنڈی ٹھنڈی
ہوائیں اور جنت نما نظارے بہت دلکش ہیں۔ دور دور سے لوگ یہاں
آتے اور لطف اٹھاتے ہیں۔ یہاں کی جھیلیں اور آبشار قدرت کا
کرشمہ ہے۔ میری خوبصورتی اور یہاں کے نظاروں کو دیکھ کر لوگ خوشی
سے گانے لگتے ہیں۔

جنت نما نظارے



یارو سنو یہ ماجرا پانی نے یک دن یہ کہا
سب لوگ پیتے ہیں مجھے پی پی کے جیتے ہیں مجھے
گلزار ہے مجھ سے زمیں پھل دار ہیں پودے کہیں
پستی میں رہتا ہوں سدا مستی میں بہتا ہوں سدا
ٹھنڈی فضا کا یہ اثر ہوتا ہے میرے حال پر
نظروں میں جاتا ہوں بدل بادل سے آتا ہوں نکل
بارش ہوں برساتا کہیں دنیا کو تر ساتا کہیں

پودوں کو ہوں میں پالتا پیڑوں میں ہوں جان ڈالتا
مجھ سے ہری ہیں کیاریاں مجھ پر رواں ہیں کشتیاں
سیراب ہوتی ہے زمیں سیلاب آتا ہے کہیں

بچو! یہ نظم ہم مل کر گائیں۔



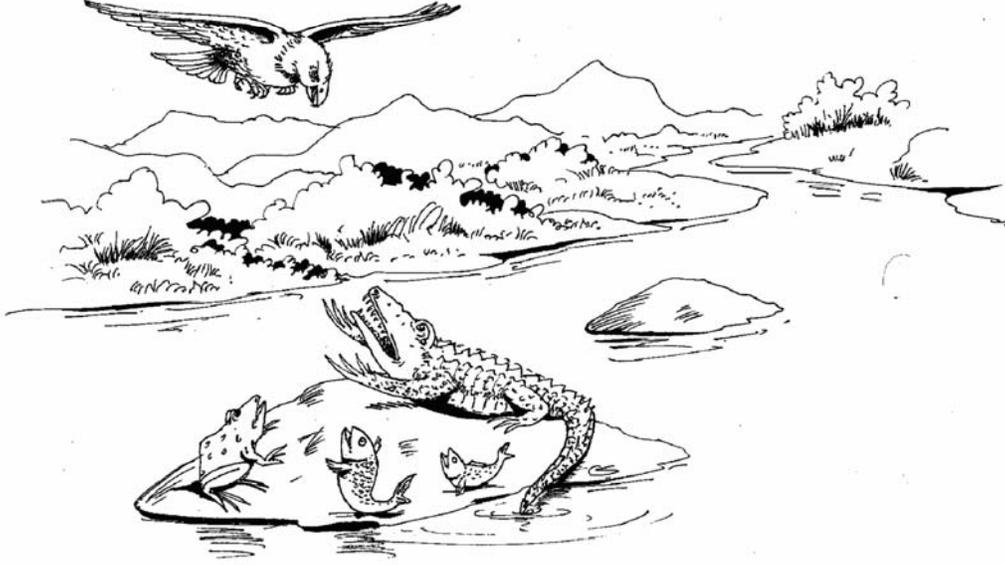
بچو! پانی کی کہانی آپ نے سنی ہے نا؟ نظم غور سے پڑھیے اور پانی کے
متعلق ایک نوٹ تیار کیجیے۔



بچو! اس نظم سے کوئی پسندیدہ شعر چن لیجیے اور اس کا مطلب لکھیے۔



میرا کیا قصور ہے؟



اباجان! ذرا میری بات سن لیجیے۔ آپ ہی بتائیے اس میں میرا کیا قصور ہے؟

تمام انسانوں اور حیوانوں کے لیے میں جان سے بھی پیاری تھی۔
میں نے ان کو خوب کھلایا پلایا۔ انھیں نئی زندگی اور تہذیب دی۔
لیکن انسان کی بے وفائی حد سے بڑھ گئی ہے۔ کوئی بھی مجھے دلاسا
نہیں دیتا۔

ندی کہتی ہے کہ انسان کی بے وفائی حد سے بڑھ گئی ہے۔ ندی ایسا کیوں

کہتی ہے؟ اپنے خیالات پیش کیجیے۔



سمندر کو رحم آگیا اور دھیمی آواز میں کہنے لگا۔
میں تمہاری حالت سے خوب واقف ہوں۔ یہاں کوئی بھی
ہمارا ہمدرد اور مددگار دکھائی نہیں دیتا۔
اباجان، میرے بچوں کو دیکھیے۔ سب ادھمرے ہیں۔
پیاری دریا بیٹی! زمانہ بدل چکا ہے۔ فائدہ اٹھا کر پھینک دینا
ایک فیشن بن گیا ہے۔

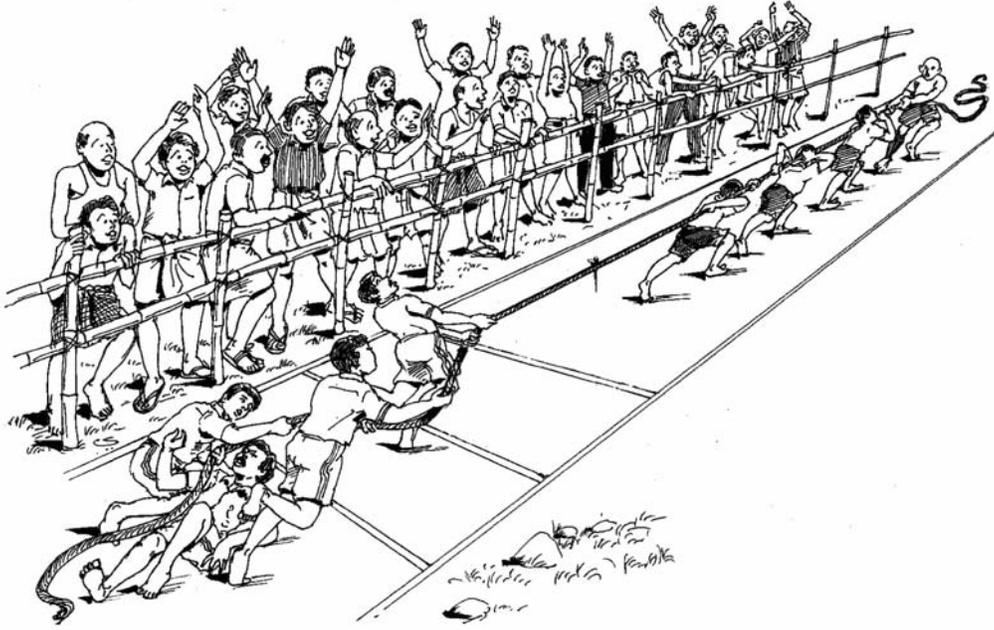
بچو! سمندر کہتا ہے کہ ”فائدہ اٹھا کر پھینک دینا ایک فیشن بن گیا ہے۔“
سمندر ایسا کیوں کہتا ہے؟ آپ کے خیالات پیش کیجیے۔



بچو! ندی کہتی ہے کہ ”اپنے بچے ادھمرے ہیں“
اس کے متعلق آپ کے خیالات پیش کیجیے۔



یہ کہاں کی دوستی ہے؟



کیا کہوں ابو؟ آج کل خود غرضی اور دشمنی بڑھتی جا رہی ہے۔
مجھے ایک واقعہ یاد آرہا ہے۔

اچھا ذرا سناؤ

شکیب اور بابو میرے پڑوسی تھے۔ دونوں میں گہری دوستی تھی۔ وہ
مچھلی پکڑنے کے لیے میرے پاس آیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ میرے
پاس آئے۔ دونوں نے جال پھینکے۔ مگر کوئی مچھلی نہیں ملی۔

دونوں سوچنے لگے کہ لگتا ہے آج خالی ہاتھ ہی جانا پڑے گا۔
آخر شکیب کے جال میں کوئی چیز پھنس گئی۔ اس نے اپنا جال کھینچنا
چاہا مگر.... وہ چلانے لگے۔

بابو! او بابو! جلدی آنا۔

بابو دوڑتا ہوا آیا اور دونوں مل کر جال کھینچنے لگے۔

کوئی بڑی مچھلی پھنسی ہے شکیب!

مجھے بھی ایسا لگتا ہے۔

مگر کیا دیکھتے ہیں؟ جال میں ایک بڑا صندوق!

شکیب نے سوچا کہ یہ سونے کا خزانہ ہے۔ خوشی سے وہ بول اٹھا!

’اب میرے اچھے دن آگئے۔‘

تمہارے کیسے؟ ایسا کہو، ہمارے اچھے دن آگئے ہیں۔

بچو! صندوق دیکھ کر شکیب نے اور کیا کیا سوچا ہوگا؟



یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ صندوق میرے جال میں پھنسا ہے۔

اس میں تمہارا کیا حصہ؟

شکیب کی بات سن کر بابو ہکا بکا رہ گیا۔

شکیب! یہ کہاں کی دوستی ہے؟ یہ تو دھوکا ہے۔ میں ہرگز برداشت

نہیں کروں گا۔ اچھا! تو! ہم دونوں صدر پنچایت کمارن ماسٹر کے پاس

جائیں گے۔ دیکھیں وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔

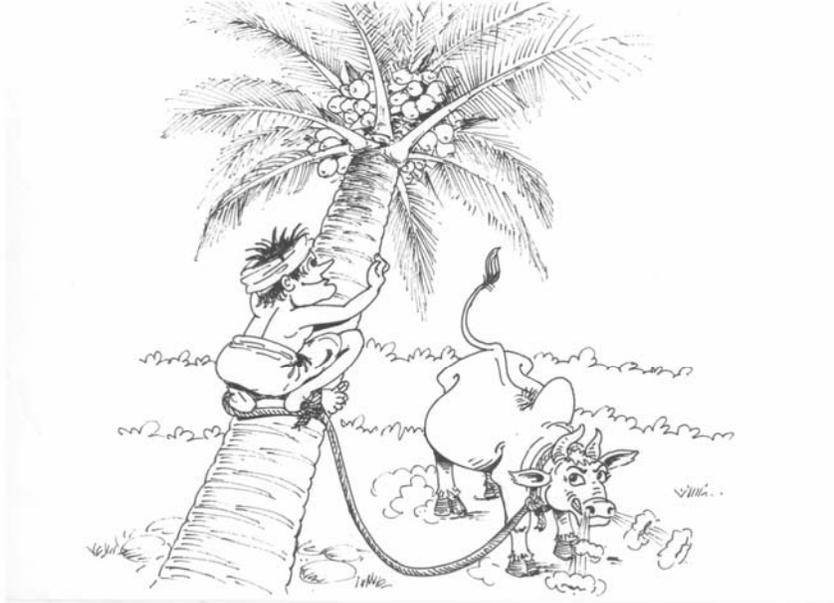
دونوں اس بات پر راضی ہو گئے۔

آداب! ماسٹر جی!

آداب! آئیے بتائیے کیا بات ہے؟

شکیب نے صندوق ماسٹر کے سامنے رکھ دیا۔ کہنے لگا ہم دونوں
مچھلی پکڑنے جایا کرتے ہیں۔ آج میرے جال میں خزانے سے بھرا
ہوا یہ صندوق ملا۔

بچو! شکیب، بابو اور کمارن ماسٹر نے اس موقع پر کیا کیا باتیں کی
ہوں گی۔ ان کی گفتگو تیار کیجیے۔



آخر کمارن ماسٹر صندوق کھولنے لگے۔ دونوں غور سے دیکھ
رہے تھے۔ جب صندوق کھولا گیا تو دونوں شرمندہ ہو گئے.....

بچو! صندوق کھولا گیا تو دونوں شرمندہ ہو گئے۔ اس کہانی کو آگے

بڑھائیے۔



بچو! کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ صندوق دیکھ کر شکیب اور بابو کیوں شرمندہ

ہو گئے؟



آواز اٹھائیں گے

بٹیا! آج میں تالاب، نالے، چشمے جیسے ہمارے تمام رشتہ

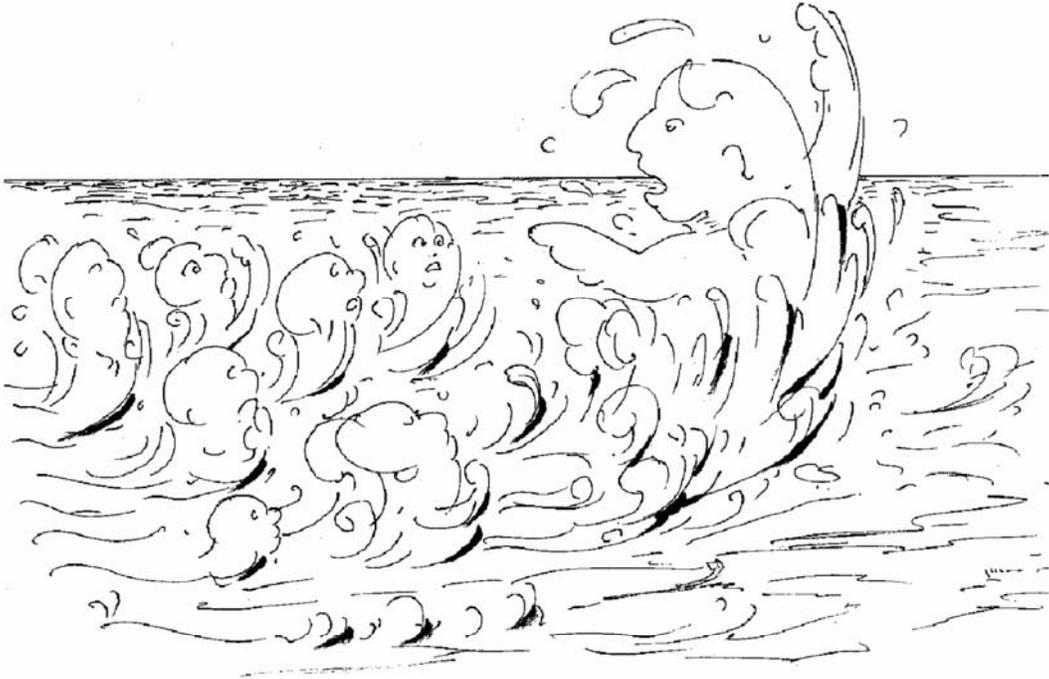
داروں سے ملنا چاہتا ہوں۔

اچھا! میں انھیں ساتھ لے کے آتی ہوں۔

دوسرے دن ندی کے ساتھ چشمے، نالے، تالاب وغیرہ سمندر کے پاس

حاضر ہوئے۔

بچو! سمندر، چشمہ، ندی نالے اور تالاب آپس میں باتیں کرنے لگے۔ ان
کی گفتگو تیار کیجیے۔



زوردار موجیں مارتے ہوئے سمندر کہنے لگا۔

پیارے بچو! آداب!

مجھے بڑی خوشی ہے کہ ہمارے خاندان کے سب لوگ یہاں
حاضر ہوئے ہیں۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ ہماری زندگی بڑی مشکل سے
گزر رہی ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس ظلم و ستم کے پیچھے
کون ہیں....؟

ندی نے جوشیلے انداز میں کہا:

اؤ! اس ناانصافی کے خلاف ہم ایک ساتھ آواز اٹھائیں گے۔

بڑے زور و شور سے ہمارا جلوس نکلے گا۔

چٹانوں سے ٹکراتے ہوئے ساحلوں کو چھوتے ہوئے یہ جلوس

آگے بڑھے گا۔ تلاب نے کہا۔

بچو! سمندر اپنے بچوں سے بہت کچھ کہنا چاہتا ہے۔ اس تقریر کو
آگے بڑھائیے۔



پھر بھی ہم سے بے پروائی



مینڈک اعلان کر رہا تھا۔

پیارے پیڑپودو، ندی نالو، چرندو پرندو!

ہمارا شاندار جلوس 'ولیری پہاڑ' سے نکل کر زوردار نعرے لگاتے

ہوئے تھوڑی ہی دیر میں یہاں پہنچ جائے گا۔ شام کے پانچ بجے

بحر عرب میں احتجاجی جلسہ ہوگا۔

آپ تمام لوگوں سے گزارش ہے کہ جلسہ میں شرکت کریں۔

دور سے نعرے سنائی دے رہے تھے۔

روزی روٹی ہم سے تمھاری

پیتے ہو تم پانی ہمارا

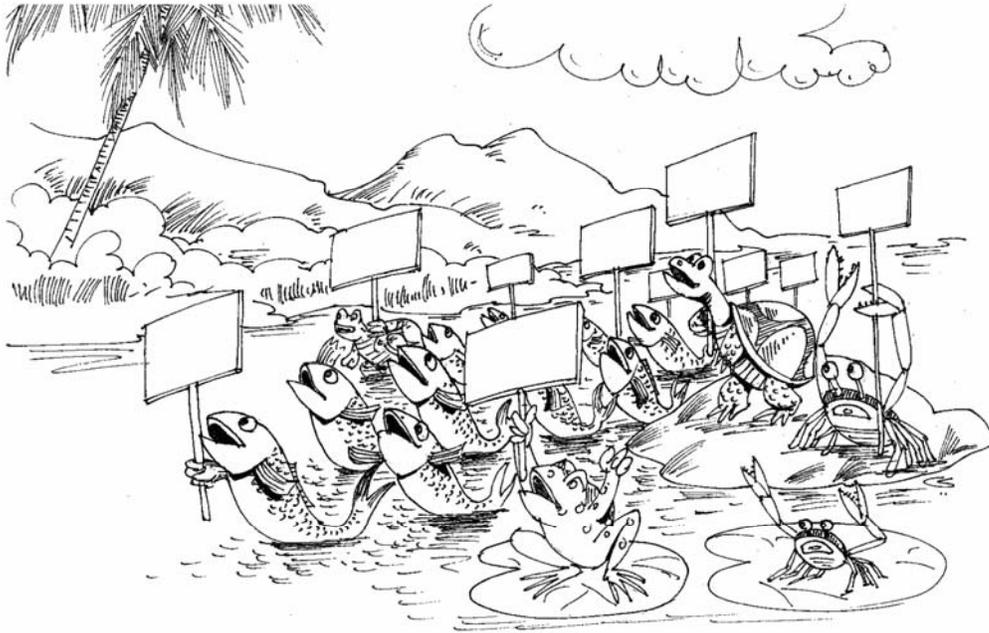
کھیتی باڑی ہم سے جاری

پھر بھی ہم سے بے پروائی

انقلاب زندہ آباد!

انقلاب زندہ آباد!

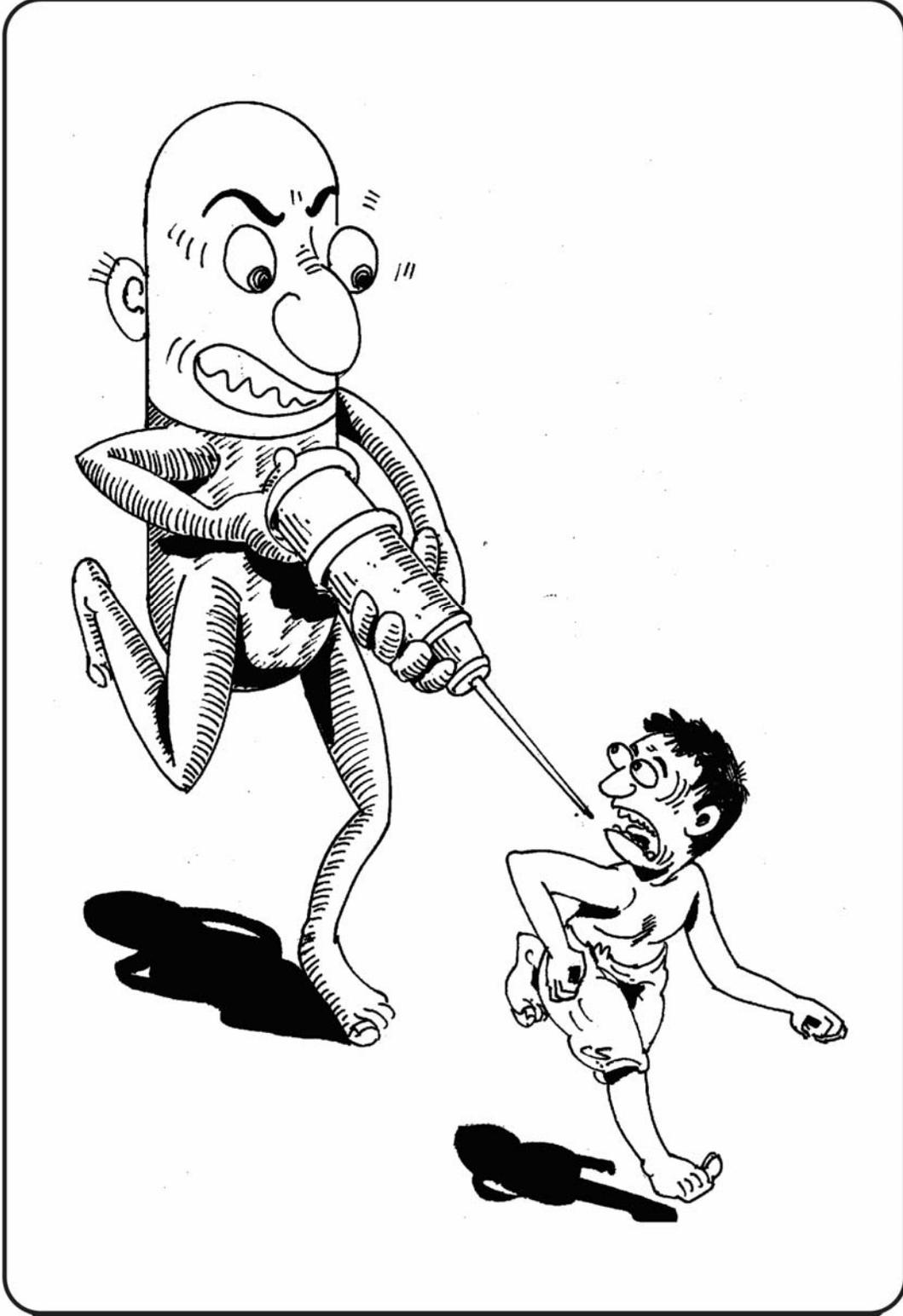
بچو! آپ نے نعرے سنے ہیں نا، آپ بھی چند نعرے تیار کر کے
جلوس میں شرکت کیجیے۔



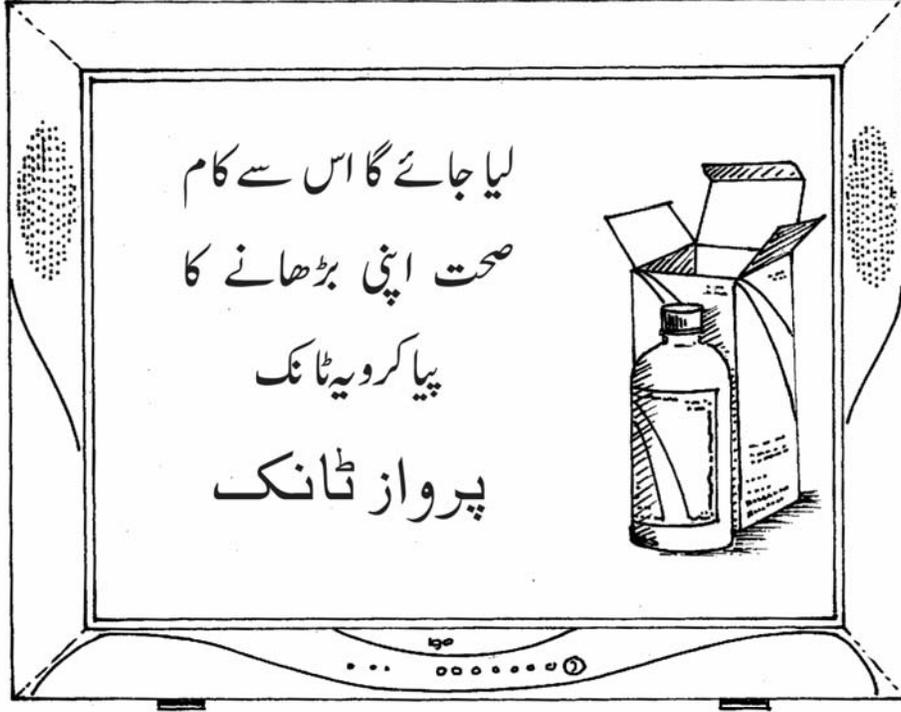
میں کیسا ہوں

اپنا جائزہ آپ لیجیے اور مناسب گریڈ دیجیے

کچھ کچھ	C	B	A اچھی طرح	
.....			میں نظم سن کر لطف اندوز ہو سکتا ہوں میں صحیح تلفظ اور ترنم کے ساتھ نظم پیش کر سکتا ہوں میں نظم کا مطلب سمجھ سکتا ہوں میں مماثل نظمیں جمع کر سکتا ہوں	نظم
.....			میں چھوٹی گفتگو سن کر سمجھ سکتا ہوں میں روزمرہ زندگی سے متعلقہ گفتگو کر سکتا ہوں میں گفتگو رول پلے کے ذریعہ پیش کر سکتا ہوں میں گفتگو تیار کر سکتا ہوں	گفتگو
.....			میں کہانی سن کر سمجھ سکتا ہوں میں کہانی پڑھ کر مطلب سمجھ سکتا ہوں میں کہانی مطلب فہمی اور صحیح لب و لہجہ کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں میں کہانی اداکاری کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں۔ میں چھوٹی کہانی تیار کر سکتا ہوں۔	کہانی
.....			میں بیانیہ پڑھ کر مفہوم سمجھ سکتا ہوں۔ میں چھوٹا بیانیہ مناسب زبان میں تیار کر سکتا ہوں میں چھوٹی چھوٹی تقریریں سن کر سمجھ سکتا ہوں میں نعرے سن کر سمجھ سکتا ہوں میں مناسب زبان میں نعرے تیار کر سکتا ہوں میں چھوٹے چھوٹے خطوط پڑھ کر مفہوم سمجھ سکتا ہوں	بیانیہ تقریر نعرہ خط



کیا یہ سب دھوکا ہے؟



اُمی جان! اُمی جان! ٹی وی پر وہ اشتہار دیکھیے۔

مجھے بھی وہ ٹانک چاہیے۔

ارے اجمل! تم اتنے بے وقوف ہو؟ ٹی وی کے اشتہار پر بھروسہ کرتے ہو؟

اُمی نے ہنستے ہوئے کہا۔

کیوں اُمی جان!

”اشتہار دیکھ کر کھانے پینے لگیں تو..... نہ جانے آج کل کی کمپنیاں کیسے کیسے

ٹانک بناتی ہیں۔

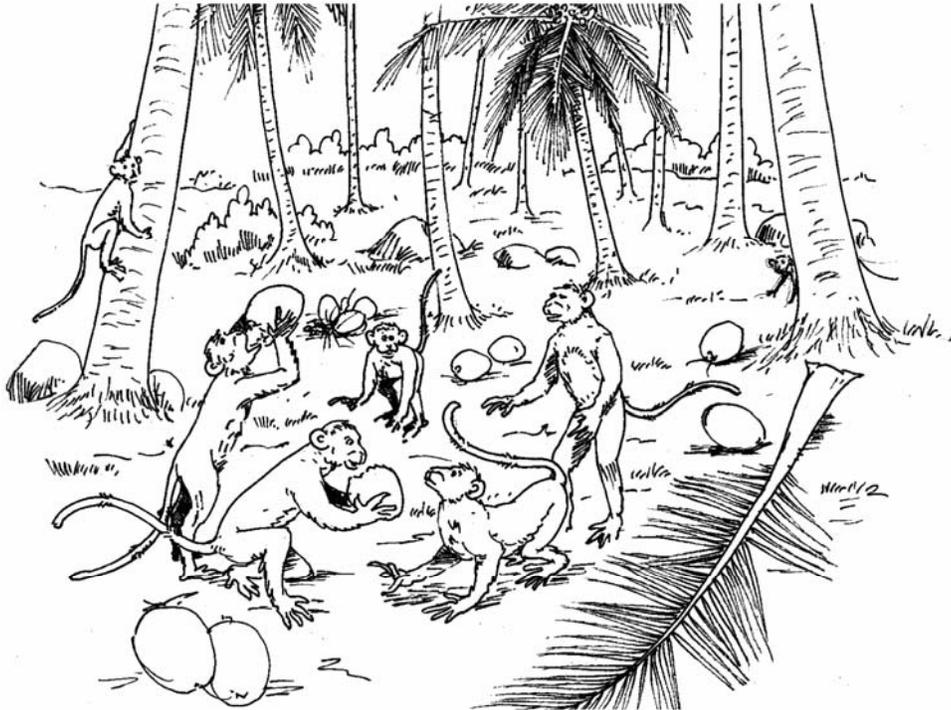
یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں امی جان! کیا یہ سب دھوکا ہے؟
ہاں بیٹے! یہ بڑا دھوکا ہے۔ پھر بھی لوگ نہیں جانتے۔

بچو! امی کہتی ہیں، 'اشتہار دیکھ کر کھانے پینے لگیں تو.....'
بتائیے امی اور کیا کہنا چاہتی ہے؟



امی جان! کل ہمارے اسکول کے ہیلتھ کلب کی میٹنگ ہے۔ ہم اس پر ضرور
چرچا کریں گے۔

بچو! اسکول کے ہیلتھ کلب کے میٹنگ میں اجمل نے کیا کیا بتایا ہوگا؟





محترم ہیڈ ماسٹر صاحب، مہمان خصوصی ڈاکٹر سلیم صاحب، اور میرے
پیارے دوستو، آداب!

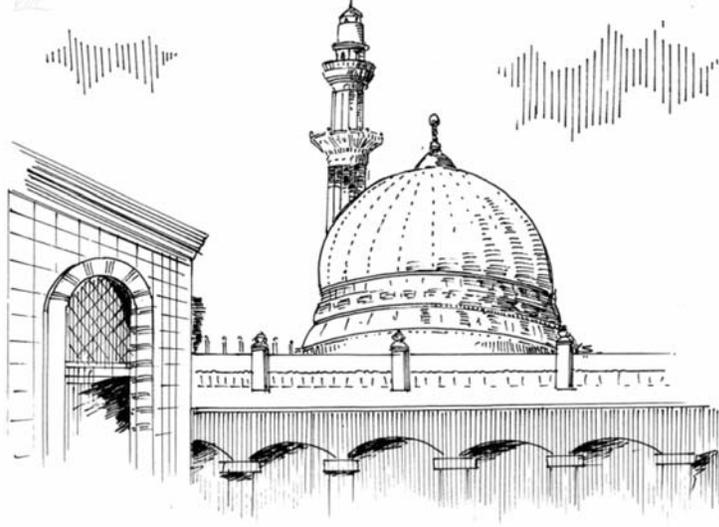
یہ ہمارے ہیلتھ کلب کا خصوصی جلسہ ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آج کل ہمارے
پینے کے طور طریقے بدل گئے ہیں۔ اس لیے مختلف بیماریاں ہمیں گھیر لیتی ہیں۔
اس پر ڈاکٹر صاحب تفصیل سے آپ بات کریں گے۔ میں سکریٹری کی
حیثیت سے آپ تمام حضرات کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ صدارت کے لیے محترم
ہیڈ ماسٹر صاحب کو دعوت دیتا ہوں۔

بچو! ہیلتھ کلب کی میٹنگ میں ہیڈ ماسٹر نے کیا کہا ہوگا۔



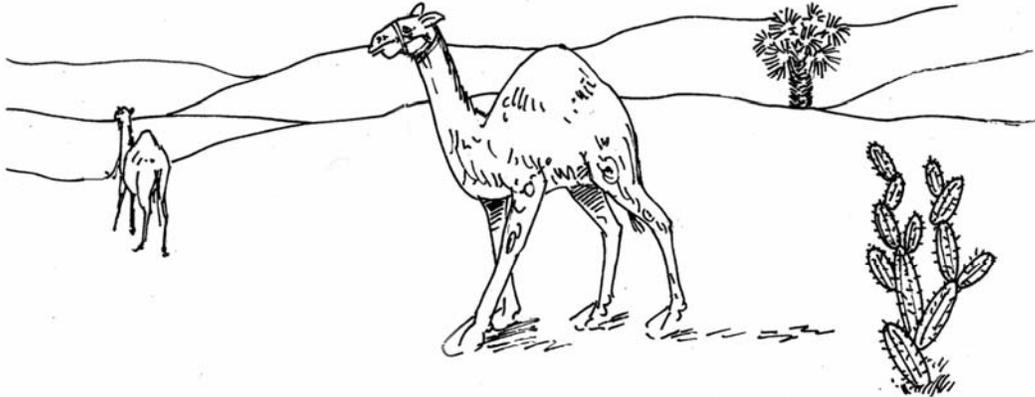
ان کی تقریر تیار کیجیے۔

بچو! اب ہمارے پرائمری ہیلتھ سنٹر کے ڈاکٹر سلیم صاحب آپ سے چند باتیں کریں گے۔



پیارے بچو!

یہ جان کر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کے ہیلتھ کلب کی طرف سے مختلف پروگرام ہوتے رہتے ہیں۔ آج میں تندرستی کے بارے میں چند باتیں بتاؤں گا۔ تندرستی کی اہمیت پر تاریخ میں کئی واقعات ملتے ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ سناتا ہوں۔



پیٹ بھرنہ کھائیں

کسی بادشاہ نے صحابہ کرامؓ کے علاج کے لیے ایک طبیب کو مدینہ روانہ کیا۔ چار پانچ مہینے بعد وہ محمدؐ کے سامنے حاضر ہوا اور کہنے لگا ”حضورؐ میں اپنے وطن واپس جانا چاہتا ہوں۔“

کیوں؟ کیا ہوا؟ حضورؐ نے پوچھا۔

اس نے کہا۔ ”علاج کے لیے ابھی تک میرے پاس کوئی نہیں آیا۔“

حضورؐ مسکرائے اور اور فرمائے۔ ہماری ایک عادت ہے۔

”جب تک ہم بھوک سے بے تاب نہ ہوں کھانا نہیں کھاتے، جب کھاتے ہیں تو

پیٹ بھرنے نہیں کھاتے۔ بھوک ابھی باقی رہ جاتی ہے۔“

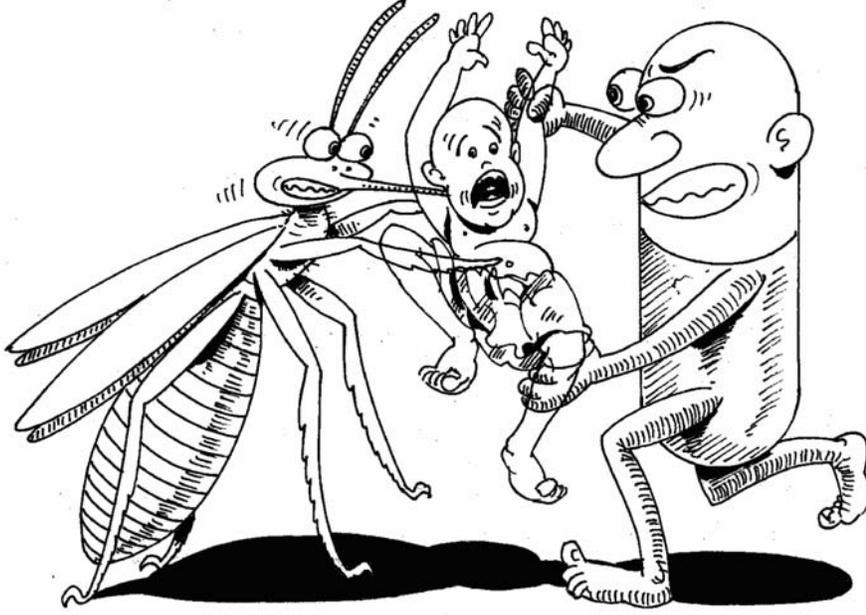
بچو! حضورؐ کی باتیں سن کر طبیب نے کیا کیا سوچا ہوگا؟

”جب تک ہم بھوک سے بے تاب نہ ہوں کھانا نہیں کھاتے جب کھاتے

ہیں تو پیٹ بھرنے نہیں کھاتے۔“ اس پر اپنے خیالات پیش کیجیے۔



میں ڈاکٹر تو نہیں



شکریہ ڈاکٹر صاحب! آپ نے ہمارے بچوں کو تندرستی کے متعلق بہت اچھی باتیں بتائیں۔

دوستو! اب آپ کے سامنے نرملا چند دلچسپ باتیں بتائے گی۔
ایک موٹی عورت بڑی مشکل سے کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ بہت پریشان نظر آرہی تھی اور کہنے لگی۔

”ڈاکٹر صاحب! بتائیے، میری اس حالت کی وجہ کیا ہے؟“
کمرے میں جو صاحب بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے سر سے پاؤں تک اس کو دیکھا اور کہا۔

”محترمہ! سب سے پہلے آپ کا وزن کم سے کم بیس پچیس کلو کم کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ آپ ذرا ہلکا میک کریں تو بہت خوب صورت نظر آئیں گی اور تیسری بات یہ ہے کہ میں ڈاکٹر نہیں ایک فنکار ہوں۔ آپ اوپر کی منزل پر جائیے ڈاکٹر صاحب وہاں ملیں گے۔“

نرملہ کی باتیں سن کر سب ہنسنے لگے۔

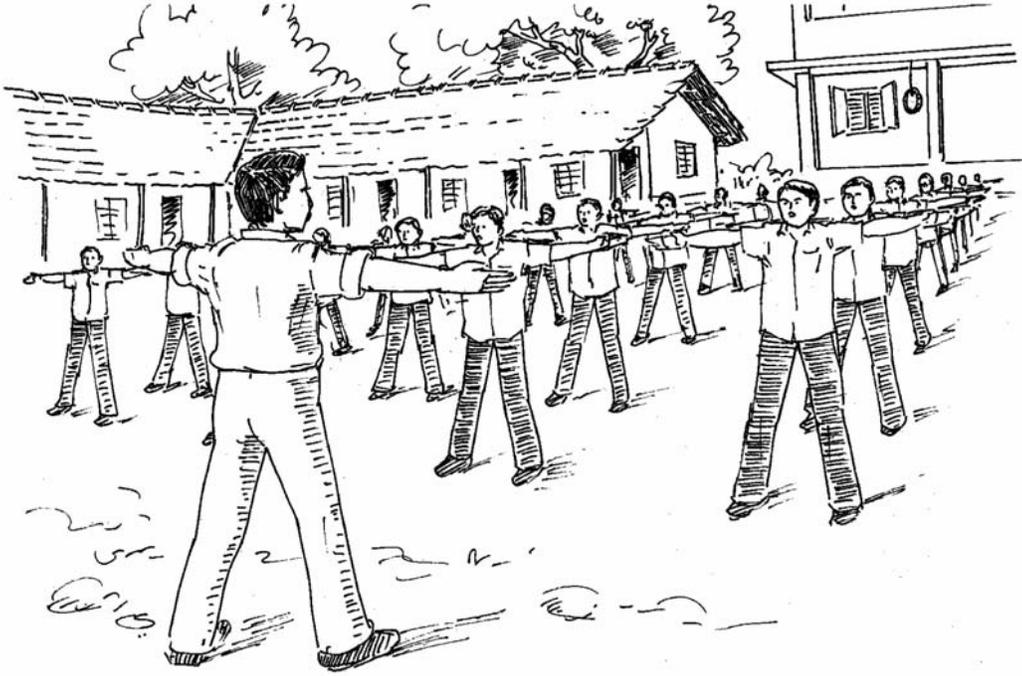
”ارے پیٹو ارشد! تم بھی ہنس رہے ہو؟ تم بھی تو...“ آنند نے کہا۔
 ارشد کو آنند کی بات بہت بُری لگی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ وہ سوچنے لگا۔

”اے خدا! میری حالت ایسی کیوں ہوگئی؟ اب میں کیا کروں...؟“

بچو! ارشد نے اور کیا کیا سوچا ہوگا؟ 

بچو! ارشد گھر واپس آ کر اپنی امی سے کیا کیا باتیں کہی ہوں گی؟
 دونوں کی گفتگو تیار کیجیے۔ 

شباباش! شباباش



کئی دن گزر گئے۔ آج اسکول میں اسپورٹس کا دن ہے۔ میدان میں

ہر طرف بچوں کا شور و غل ہے۔ مائیک پر اعلان ہو رہا ہے۔

”بچو! میدان میں اب سو میٹر دوڑ کا مقابلہ شروع ہونے والا ہے۔

جن بچوں کو چسٹ نمبر ملے ہیں وہ نیچے ٹراک پر آجائیں“

دوڑو! دوڑو! اپ اپ! اپ اپ!

”واہ! ہمارا پیٹو اول آگیا؟ یہ کیسے ممکن ہو سکا؟“ آند سوچنے لگا۔

اسکول کے بچے ارشد کو کندھوں پر بٹھائے اور نعرے لگاتے ہوئے میدان کا

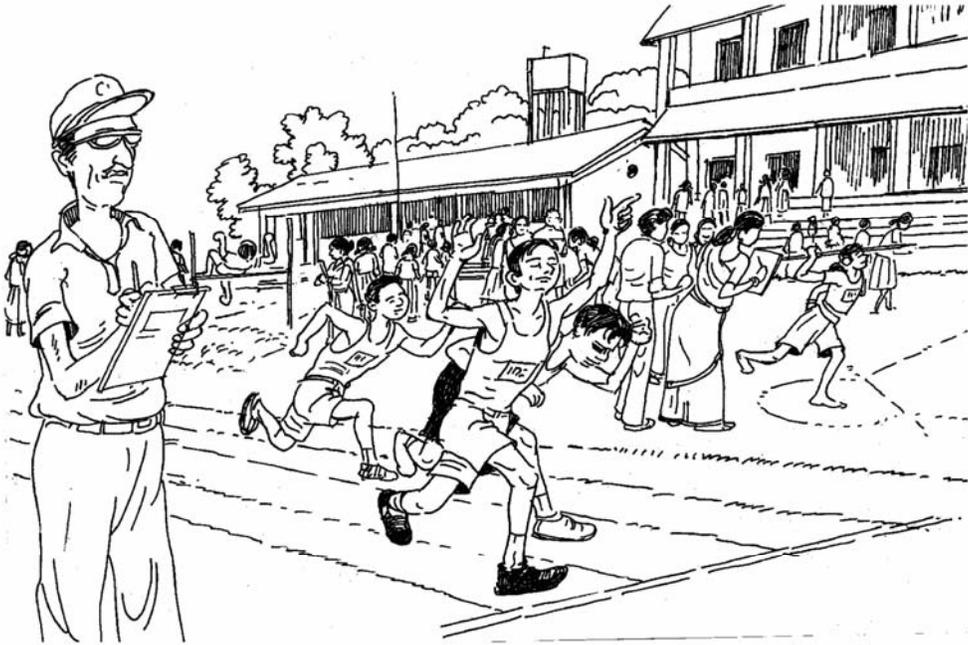
چکر لگانے لگے۔

ارشذزندہ آباد! ارشذزندہ باد!
 ارشذذندے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور اور کہا
 ”آپ کا ہنسی اڑانا ہی میری جیت کا سبب بن گیا۔“
 ”مجھ سے غلطی ہوگئی۔ معاف کر دو ارشد!“ آنند نے کہا۔

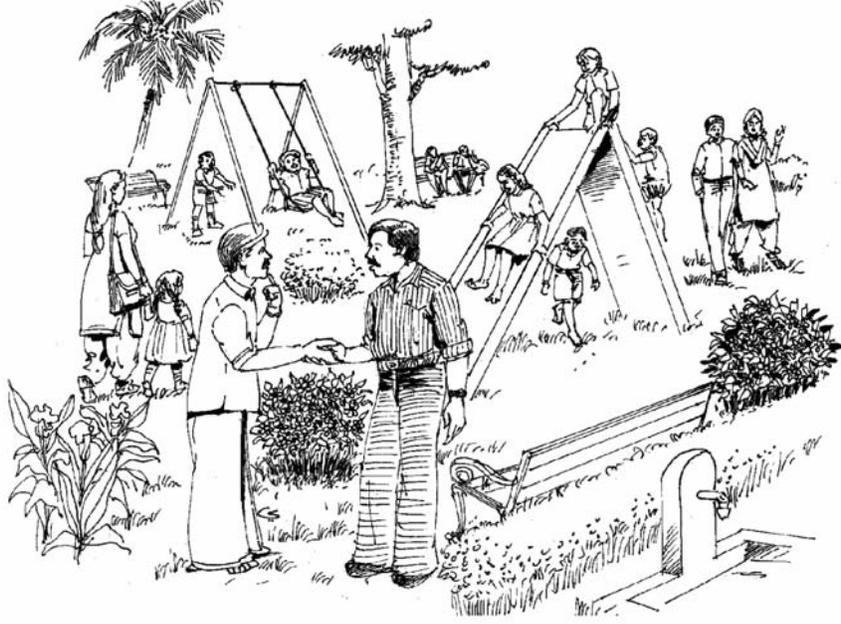
بچو! آنند اور ارشد کے درمیان اور کیا کیا باتیں ہوں گی۔ ان دونوں کی
 گفتگو تیار کیجیے۔



آنند اور ارشد اپنے دوستوں کے ساتھ پیڑ کے نیچے جمع ہو کر جیت کی خوشی
 منانے لگے۔ شبہ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ایک گیت پیش کیا۔



دل دکھانا نہیں



بھول کر بھی کسی کو ستانا نہیں لڑنے بھڑنے کا بچّو! زمانہ نہیں
بات ایسی کرو پھول منہ سے جھڑیں دل کسی کا ہو لیکن دکھانا نہیں
بزم میں ان کو آنے نہ دے گا کوئی ہاں بروں کا کہیں بھی ٹھکانا نہیں
با ادب جو بنا ہو گیا با نصیب اس سے بڑھ کر کوئی بھی خزانہ نہیں
بیل بوٹے ہو تم، پھول کلیاں ہو تم آپ اپنے پہ دھبہ لگانا نہیں
باتیں ہم نے لکھی ہیں بہت کام کی
ایسی باتوں کو تم بھول جانا نہیں

وقار خلیل

بچو! آئیے یہ نظم مل کر گائیں۔



اس نظم کا پسندیدہ اشعار چن لیجیے اور اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کیجیے۔



نیچے دیے گئے شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کیجیے۔

بات ایسی کرو پھول منہ سے جھڑیں
دل کسی کا ہو لیکن دکھانا نہیں



میں کیسا ہوں

اپنا جائزہ آپ لیجیے اور مناسب گریڈ دیجیے

کچھ کچھ	C	B	A اچھی طرح	
.....				نظم
.....				
.....				
.....				
.....				گفتگو
.....				
.....				
.....				
.....				کہانی
.....				
.....				
.....				
.....				بیانیہ تقریر نعرہ خط
.....				
.....				
.....				

فرہنگِ الفاظ

അസംസ്ഥൻ :	بے تاب	വെള്ളച്ചാട്ടം :	آبشار
നന്ദിയില്ലായ്മ :	بے وفائی	ശബ്ദം :	آواز
തൊഴിൽരഹിതൻ :	بے کار	പതുകൈ :	آہستہ
വിഡ്ഢി :	بے وقوف	എഴുന്നേൽക്കുക :	اٹھنا
അസംസ്ഥൻ :	پریشان	ഫലം, സാധനം :	اثر
കപ്പ :	پنڈالو	പ്രതിഷേധം :	احتجاج
ചെടി :	پودا	പരസ്യം :	اشتہار
അകപ്പെടുക :	پھنس جانا	വിളംബരം, അറിയിപ്പ് :	اعلان
പുറപ്പെടുക :	پھول توڑنا	ഉദ്ഘാടനം :	افتتاح
ഉറുകുക :	پھونكنا	വിളയിക്കുക, മുളപ്പിക്കുക :	اگانا
കപ്പ് :	پیالہ	കാത്തിരിപ്പ്, പ്രതീക്ഷ :	انتظار
സന്ദേശം :	پیام	വിചിത്രമായ :	انوکھا
കിരീടം :	تاج	കുട്ടിക്കാലം :	بچپن
പുതിയ :	تازہ	മാറുക :	بدلنا
സമ്മാനം :	تحفہ	വർദ്ധിപ്പിക്കുക :	بڑھانا
ഇരിപ്പിടം, സിംഹാസനം :	تحت	സദസ്സ് :	بزم
തന്ത്രം :	تدبیر	നാട്, ഗ്രാമം :	بستی
വ്യാഖ്യാനം :	تعبیر	തുളളി :	بوند
വിവരിക്കുക, വിശദീകരണം :	تفصیل	വിശ്വാസം :	بھروسہ
വിനോദയാത്ര :	تفریحی سفر	വേഷം, വസ്ത്രം :	بھیس
ആരോഗ്യം :	تندرستی	അവഗണന :	بے پروائی

അട്ടഹസിക്കുക,നിലവിളിക്കുക	چلانا	ഏകാന്തത	:	تہائی
ചുംബിക്കുക	: چومنا	സംസ്കാരം	:	تہذیب
ചിലയ്ക്കുക	: چچھانا	സഞ്ചി	:	تھیل
ചീറ്റുക,കൂടയുക	: چھڑکاؤ	പൊട്ടുക	:	ٹوٹنا
കുതിക്കുക	: چھلانگ لگانا	അഭയം,ആശ്രയം	:	ٹھکانا
അവസ്ഥ	: حال	തണുപ്പുള്ളഅന്തരീക്ഷം	:	ٹھنڈی فضا
സുന്ദരമായ	: حسین	തെളിവ്	:	ثبوت
മൃഗം	: حیوان	സ്വത്ത്(സമ്മാനമായിലഭിച്ച)	:	جاگیر
കുടുംബം	: خاندان	വല	:	جال
വാർത്ത	: خبر	കോപ്പ	:	جام
ഖജനാവ്	: خزانہ	ഉണരുക	:	جاگنا
അപകടം	: خطرہ	വേർപ്പെടുക	:	جدا ہوجانا
നൊമ്പരം	: خلس	വേര്	:	جڑ
സ്വാർത്ഥൻ	: خودغرض	ബന്ധപ്പെട്ട	:	جڑا ہوا
ആഘോഷിക്കുക	: خوشی منانا	ആവേശഭരിതമായി	:	جوشیله انداز
സ്വാഗതം	: خیرمقدم	എത്തിനോക്കുക	:	جھانکنا
ക്ഷേമം	: خیروعافیت	ആടിക്കളിക്കുക	:	جھومنا
കഥ	: داستان	തടാകം	:	جھیل
വേദനാജനകം	: دردناک	വിജയം	:	جیت
ക്ഷണം	: دعوت	ജീവിക്കുക	:	جینا
ഇഷ്ടപ്പെട്ട	: دل پسند	നെല്ല്,അരി	:	چاول
ശ്യാസമടക്കിപ്പിടിക്കുക	: دل تھام کر بیٹھ جانا	പാറ	:	چٹان
മനോഹരം	: دلکش	പക്ഷിമൃഗാദികൾ	:	چرندہ اور پرندہ

വെള്ളപ്പൊക്കം	:	سيلاب	ലോകം	:	دہر
സന്ധ്യമയങ്ങൾ	:	شام ڈھلنا	കറ,പാട്	:	دھبا
പ്രൗഢമായ	:	شاندار	സമ്പത്ത്	:	دھن دولت
പങ്കെടുക്കുക	:	شركت کرنا	നേർത്തശബ്ദം	:	دھمی آواز
നൂറ്റാണ്ട്	:	صدی	ചതി	:	دھوکا
പെട്ടി	:	صندوق	ഇടുക,നികേഷിപ്പിക്കുക	:	ڈالنا
ജപ്തി	:	ضبط	തൃപ്തിപ്പെടുക	:	راضی ہو جانا
നീണ്ട	:	طویل	ബന്ധം	:	رشتہ
അതിക്രമം	:	ظلم و ستم	നീല്ക്കുക	:	زک جانا
ചികിത്സ	:	علاج	സമ്പ്രദായം,രീതി	:	رواج
ദുഃഖിതൻ	:	غمگین	പുറപ്പെടുക	:	روانہ کرنا
പ്രയോജനപ്പെടുത്തുക	:	فائدہ اٹھانا	വർണ്ണപ്പകിട്ടാർന്ന	:	رنگ برنگ کے
ഒഴിവ്,അവസരം	:	فرصت	നിത്യവൃത്തി	:	روزی روٹی
അന്തരീക്ഷം	:	فضا	കുറുനിര	:	زلف
ജലധാര	:	فوارہ	ശക്തി	:	زور
തീരുമാനം	:	فیصلہ	തീരം	:	ساحل
പ്രകൃതി	:	قدرت	കാരണം	:	سبب
തെറ്റ്	:	قصور	പച്ചക്കറി	:	سبزی، ترکاری
ദേശീയോദ്ഗ്രഥനം	:	قومی پہچنتی	ബുദ്ധിമുട്ടിക്കുക	:	ستانا
തടവ്,ജയിൽ	:	قید	അലങ്കരിക്കുക	:	سجانا
മുറിക്കുക	:	کاٹنا	കഠിനമായ	:	سخت
ചവിട്ടിമെതിക്കുക	:	کچلنا	മനോഹരം	:	سہانا
മാസ്മരികത	:	کرشمہ	ജലസേചനം	:	سیراب

വ്യാപൃതൻ	:	مصروف	സമ്പാദിക്കുക	:	കമാന
പതിവ്	:	معمول	പരിശ്രമം	:	കൗശൽ
കവിയരങ്ങ്	:	مشاعره	ഗർജ്ജിക്കുക	:	ഗർജ്ജന
മത്സരം	:	مقابله	അപേക്ഷ	:	ഗുരു
തിരമാല	:	موج	ആകാശം	:	സ്കന്ധ
ശ്രവിച്ചാലും	:	ملاحظ فرمائيے	പുച്ചെണ്ട,ബൊക്ക	:	ഗുരു
സംഘടിപ്പിക്കുക	:	منعقد کرنا	പുനോട്ടം	:	ഗുണ
വിലപിടിച്ച	:	مہنگا	ആലിംഗനം ചെയ്യുക	:	ഗുണ
അതിഥി	:	مہمان	മുഴക്കം	:	ഗുണ
മൊഴിയുക	:	منہ سے جھڑنا	പരിഭ്രമിക്കുക	:	ഗുണ
അഭിമാനം	:	ناز	തള്ളിക്കയറുക	:	ഗുണ
ദൃഷ്ടി	:	نظر	തുറിച്ചുനേക്കുക	:	ഗുണ
ദൃശ്യം	:	نظارہ	പക്ഷിക്കൂട്	:	ഗുണ
മുദ്രാവാക്യം	:	نعرہ	വലയംചെയ്യുക	:	ഗുണ
തിളക്കം	:	نکھار	വസ്ത്രം	:	ഗുണ
ജോലി	:	نوکری	ആസാദിക്കുക	:	ഗുണ
അറിയുക	:	واقف ہونا	മടങ്ങുക	:	ഗുണ
ഒരിക്കലും	:	ہرگز	തിരമാല	:	ഗുണ
അതിശയിച്ച് നിലക്കുക	:	ہنگامہ بگا رہ جانا	സംഭവം	:	ഗുണ
യൈര്യപ്പെടുക	:	ہمت کرنا	നിരാശപ്പെടുക	:	ഗുണ
ദയാലു	:	ہمدرد	കൊട്ടാരം	:	ഗുണ
കാറ്റുവീശൽ	:	ہوا کا جھونکا	ആകർഷകം	:	ഗുണ
ഓർമ്മ	:	یاد	കുലിവേല,തൊഴിൽ	:	ഗുണ

بچے کی دعا

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدا یا میری
دور دنیا کا میرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے
ہو مرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت
زندگی ہو میری پروانے کی صورت یا رب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یا رب
ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا
میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو
علامہ محمد اقبال

پرندے کی فریاد

آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانا
وہ باغ کی بہاریں وہ سب کا چہچہانا
آزاد یاں کہاں وہ اب اپنے گھونسلے کی
اپنی خوشی آنا اپنی خوشی سے جانا
لگتی ہے چوٹ دل پر آتا ہے یاد جس دم
شبم کے آنسوؤں پر کلیوں کا مسکرانا
وہ پیاری پیاری صورت وہ کامنی سی مورت
آباد جس کے دم سے تھا میرا آشیانا
آتی نہیں صدائیں اس کی مرے قفس ہیں
ہوتی مری رہائی اے کاش مرے بس میں
کیا بدنصیب ہوں گھر کو ترس رہا ہوں
ساتھی تو ہیں وطن میں، میں قید میں پڑا ہوں
آئی بہار کلیاں پھولوں کی ہنس رہی ہے
میں اس اندھیرے گھر میں قسمت کو رو رہا ہوں
اس قید کا الہی دکھڑا کسے سناؤں
ڈر ہے یہیں قفس میں، میں غم سے مرنہ جاؤں

جب سے چمن چھٹا ہے یہ حال ہو گیا ہے
دل غم کو کھا رہا ہے غم دل کو کھا رہا ہے
گانا اسے سمجھ کر خوش ہوں نہ سننے والے
دکھے ہوئے دلوں کی فریاد یہ صدا ہے
آباد کر دے مجھ کو او قید کرنے والے
میں بے زبان ہوں قیدی تو چھوڑ کر دعا لے

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال

گنگا

اونچے پر بت چھوڑ کے آئی
جنگل سے منہ موڑ کے آئی
آئی کتنا شور مچاتی
لہروں سے اک زور دکھاتی
جوشے اس کے آگے آئی
اپنے ساتھ بہا کر لائی
آئی پہاڑ سے میدانوں میں
ویرانوں سے انسانوں میں
سبز ہیں اس کے دونوں کنارے

لہراتے ہیں کھیت ہمارے
ٹھنڈا میٹھا اس کا پانی
کون سا دریا اس کا ثانی
تلوک چند محروم

ایک زندہ زبان ہے اردو

اتحادی نشانِ اردو یک جہتی کی جان ہے اردو
دیس کی آن بان ہے اردو فخر ہندوستان ہے اردو
سب اسے بولتے سمجھتے ہیں ایک عوامی زبان اردو
یہیں پیدا ہوئی پھلی پھولی نخلِ ہندوستان ہے اردو
خونِ دل دے سے ہم نے سینچا ہے ہاں ہماری زبان ہے اردو
ساری دنیا سراہتی ہے اسے کتنی پیاری زبان ہے اردو
اس میں ہر علم کے خزانے ہیں علم و دانش کی کان ہے اردو
ہر زمانے کا اس نے ساتھ دیا ایک زندہ زبان ہے اردو
ہر زبان کو گلے لگاتی ہے مادرِ مہربان ہے اردو
اس کو کوئی مٹا نہیں سکتا
تاج بھارت کی جان ہے اردو
ریاست علی تاج

ہمارا وطن

یہ ہندوستان ہے ہمارا وطن محبت کی آنکھوں کا تارا وطن
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن
وہ اس کے درختوں کی کیاریاں وہ پھل پھول پودے وہ پھلواریاں
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن
وہ ساون کی کالی گھٹا کی بہار وہ برسات کی ہلکی ہلکی پھوار
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن
وہ باغوں میں کوئل وہ جنگل میں مور وہ گنگا کے لہریں وہ جمنا کا زور
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن
اس سے ہے اس زندگی کی بہار وطن کی محبت کو یا ماں کا پیار
ہمارا وطن دل سے پیارا وطن

پنڈت برج نارائن چکبست

غزل

نہ سنو گر برا کہے کوئی
نہ کہو گر برا کرے کوئی
روک لو گر غلط چلے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی
کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند
کس کی حاجت روا کرے کوئی
جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیوں کسی کا گلا کرے کوئی

مرزا غالب

رباعی

جس ملک میں ہو اس کو بگاڑوں نہ کبھی
جس ڈال پر بیٹھو اس کو کاٹوں نہ کبھی
رہنا سیکھو دیاسلانی کی طرح
جس گھر میں رہو اس کو جلاؤ نہ کبھی

طالب بناری

شمع جلتی رہے

خون اپنا ہو یا پرایا ہو
نسل آدم کا خون آخر
جنگ مشرق میں ہو کہ مغرب میں
امن عام کا خون ہے آخر
ٹینک کے آگے بڑھیں کہ پیچھے ہٹیں
کوکھ دھرتی کی بانجھ ہوتی ہے
فتح کا جشن ہو کہ ہار کا سوگ
زندگی میتوں پہ روتی ہے
جنگ تو خود ہی ایک مسئلہ ہے
جنگ کیا مسئلوں کا حل دے گی
آگ اور خون آج بخشنے گی
بھوک اور احتیاج کل دے گی
اس لیے اے شریف انسانو
جنگ ٹلتی رہے تو بہتر ہے
آپ اور ہم سبھی کے آنکھوں میں
شمع جلتی رہے تو بہتر ہے

ساحر لدھیانوی

لطیفہ

برسات کا موسم تھا۔ ملا نصر الدین ہوٹل میں بیٹھے بڑھائی کر رہا تھا۔ کسی نے کہا ملا جی! آپ کی ساس ندی میں گر پڑی ہے۔ یہ سنتے ہی ملا جی ندی کی طرف نکلا اور کود پڑا۔ انھوں نے بہاؤ کے خلاف تیرنے لگا۔ لوگوں نے پوچھا یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ ندی میں گرنے والا بہاؤ کے ساتھ جاتے ہیں نا؟

ملا جی نے جواب دیا ”میری ساس کی خصلت آپ جانتے نہیں اگر ان سے کہے مشرق کی جانب چلیے تو وہ مغرب کی جانب چلیں گی۔“

ایک دن سلطان نے ملا نصر الدین سے پوچھا۔ ملا! اگر خدا ایک ہاتھ میں پیسہ اور دوسرے ہاتھ میں انصاف رکھ کر اس میں سے کسی ایک اختیار کرنے کو فرمائے تو آپ کیا قبول کریں گے؟

ملا جی نے فوراً جواب دیا ”میں پیسہ قبول کروں گا“

سلطان نے پوچھا کیا آپ پیسے کے اتنے لالچ ہیں، میں ہو تو انصاف لے لوں گا۔ ملانے کہا ”انسان وہی چیز لیتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہے۔ میرے پاس پیسے نہیں ہے اس لیے میں پیسہ لیتا ہوں۔ آپ کے پاس انصاف نہیں ہے اس لیے آپ انصاف قبول کرتے ہیں“

آئین ہند

(حصہ چہارم (الف))

بنیادی فرائض

- ۵۱ الف بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ
- (۱) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں ' قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے -
 - (۲) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں -
 - (۳) بھارت کے اقتدار اعلیٰ ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے -
 - (۴) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے ، قومی خدمت انجام دے -
 - (۵) مذہبی لسانی اور علاقائی و طبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام السان کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو -
 - (۶) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر اور اسے برقرار رکھے -
 - (۷) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات ، جھیلیں ، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت و شفقت کا جذبہ رکھے۔
 - (۸) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی و اصلاحی شعور کو فروغ دے -
 - (۹) قومی جاننا کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے -
 - (۱۰) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ متواتر ترقی کا میابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔

عہد نامہ

ہندوستان میرا وطن ہے۔
تمام ہندوستانی میرے بھائی بہن ہیں۔
میں اپنے ملک سے محبت کرتا ہوں
اور مجھے اس کے متنوع اور بیش بہا ورثے پر فخر ہے۔
میں ہمیشہ اس کے شایانِ شاہ بننے کی کوشش کروں گا۔
میں اپنے والدین ، استادوں اور بڑوں کا ادب کروں گا
اور ہر ایک کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤں گا۔
میں اپنے ملک اور لوگوں سے عقیدت کا عہد کرتا ہوں،
ان کی بھلائی اور خوش حالی میں میری خوشی مضمر ہے۔
